حضرت العلامہ قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ ۔ اٹک

صحابہ کرامؓ
اور
مزاج شناسیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کو ہی ایمان سمجھا تھا۔ لیکن اس سے بڑی بات یہ تھی کہ ان کے قلب و نظر میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی ہی معیار ایمان تھی سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور، آپ کے طرز تکلم۔ آپ کی توجہ گرامی سے وہ اندازہ لگالیا کرتے تھے کہ محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاجِ عالی کس طرف راغب ہے۔ ذیل میں چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ | سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ رونق افروز تھے کہ اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ توراۃ کے کچھ اوراق لے آئے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اوراق دکھاتے ہوئے ان کو پڑھنا شروع کیا۔ ادھر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی رنگت میں تبدیلی آنے لگی، تو مزاج شناس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اے عمر! تجھے تیرے خاندان والی عورتیں روئیں۔ کیا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کو نہیں دیکھ رہا۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چہرۂ انور پر نظر ڈالتے ہی کہا:۔

اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ رضینا باللہ ربًّا و بالاسلام دینا و بمحمدٍ نبیًّا	میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے۔ ہم راضی ہیں اللہ کو رب مان کر اور اسلام کو دین مان کر اور محمد کو نبی مان کر (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"قسم ہے اس ذاتِ عالی کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر آج تمہارے سامنے (صاحب تورات) موسیٰ (علیہ السلام) خود بھی آجائے اور تم اسے (صاحب کتاب نبی سمجھ کر) اس کی پیروی کر لو اور مجھے چھوڑ دو تو تم یقیناً سیدھے راہ (ہدایت) سے بھٹک جاؤ گے۔ اگر وہ (آج) بھی زندہ ہوتے اور میری نبوت کا علم ہو

جاتا تو وہ بھی میری پیروی کرتے۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چہرۂ اقدس پر ناراضگی کے اثرات دیکھتے ہی اس عمل سے بیزاری کا اعلان فرمایا۔

سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے اثرات چہرۂ انور پر یوں ظاہر ہو جایا کرتے تھے کہ کسی نے آپ کے رخسارِ مبارک میں انار کا پھل نچوڑ دیا ہو۔ یعنی چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا۔ مگر صحابہ کرام نے اس سرخی کو انار کے پانی سے تشبیہہ دے کر یہ سمجھایا کہ اس ناراضگی میں بھی رحمت ہوتی تھی۔ اس لئے کہ انار کے پانی کا رنگ تو سرخ ہے۔ مگر تاثیر ٹھنڈی ہے۔

۲۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ | انصارِ مدینہ میں سے ایک صحابی ابو مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کو کسی وجہ سے مار رہے تھے کہ ان کے پیچھے سے ایک آواز آئی۔

"اے ابو مسعود۔ اس اللہ تعالیٰ سے ڈر جس کا حق تجھ پر اس حق سے زیادہ ہے جو تیرا اس غلام پر ہے"

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آوازِ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، فوراً یہ عرض کیا۔

"اے سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام کو میں نے ابھی آزاد کر دیا"

یہ سنکر حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اگر تو میری تنبیہہ سن کر بھی اسے آزاد نہ کرتا تو آگ تجھے جھلس ڈالتی"۔ (مشکوٰۃ)

۳۔ حضرت جابر بن سلیم رضی تعالیٰ عنہ | اسلام قبول کرنے کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا

لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا کسی کو گالی ہرگز نہ دینا۔

چنانچہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان یا انسان کو گالی دینا تو درکنار میں نے اس ارشاد کے بعد کسی آزاد، کسی غلام، نہ کسی اونٹ اور نہ کسی بکری کو گالی دی۔ (مشکوٰۃ باب فضل الصدقہ)

۴۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر ارشاد فرمایا

"کہ میں تجھ پر یہ لازم کرتا ہوں کہ کسی سے بھی کوئی چیز نہ مانگنا خواہ تیری چابک گر جائے تب بھی سواری سے نیچے اتر کر وہ چابک خود اٹھا لینی چاہیئے"

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اگر اونٹ پر سوار ہوتے اور چابک گر جاتی تو اونٹ کو بٹھا کر نیچے اترتے اور خود اپنے ہاتھ سے چابک اٹھاتے۔

(مشکوٰۃ شریف)

۵۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو اتار پھینکتے ہوئے فرمایا کیا تم سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ آگ کی چنگاری اپنی مٹھی میں لے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس مسلمان سے کہا کہ انگوٹھی اٹھالے اور انگلی میں تو نہ پہن کہ (مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے) مگر اسے بیچ کر اپنے کسی دوسرے کام میں لگالے۔ تو اس نے کہا:۔

ترجمہ "اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جس انگوٹھی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے میں اس کو کبھی بھی نہ اٹھاؤں گا" (مشکوٰۃ۔ باب الخاتم)

۶۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مسلمان ایک زمین کا جھگڑا لے کر آئے جب مدعی شہادت پیش نہ کر سکا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ سے قسم اٹھانے کا فرمایا جس کے لئے وہ تیار ہو گیا۔ مگر جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم اٹھا کر حاصل کر لیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح پیش ہوگا کہ اس کے اعضا کٹے ہوئے ہوں گے"

یہ ارشاد سنتے ہی اس ناجائز قابض نے کہا۔ یہ زمین میری نہیں بلکہ اس دوسرے مسلمان کی ہے۔

(مشکوٰۃ باب الاقضیہ والشہادت)

۷۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا مکان پختہ دیکھ کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوچھا کہ یہ کس کا مکان ہے؟ صحابہ نے نام لے کر بتایا کہ فلاں صحابی کا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ مگر وہ صحابی جب مجلس میں حاضر ہوتے تو پہلے کی طرح شفقت اور محبت نہ پاتے۔ اپنے ساتھیوں سے پوچھنے پر مکان کی بات معلوم ہوئی۔ تو جا کر مکان کی بنیاد تک اکھیڑ ڈالی۔ اور حاضر خدمت ہو کر اس امر کی اطلاع بھی کر دی۔

یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے محبوب تھے۔ بعض غیر مسلم بھی اس امر کا خیال رکھتے تھے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک کوفت محسوس نہ کرے۔ جیسا کہ ضمام بن ثعلبہ جب تحقیق کے لئے حاضر خدمت ہوا تو اس نے بات چیت شروع کرنے سے پہلے یہ عرض کیا (پوری روایت درج کی جاتی ہے)

یقول انس بن مالک بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ علیہ و سلم فی المسجد دخل رجل علی جمل فاناخه فی المسجد ثم عقله ثم قال	انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جب ہم کئی صحابہ مسجد نبوی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک مرد اونٹ پر سوار آیا اسے مسجد میں بٹھا کر پوچھنے لگا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ سید

ھٰؤلاء ایکم محمد (صلی اللہ علیہ و
سلم) والنبیؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)
متکی بین ظهرانیهم۔
فقلنا هٰذا الرجل الابیض
المتکئ
فقال له الرجل
ابن عبد المطلب فقال له
النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم
قد اجبتك فقال الرجل للنبیؐ
صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلك
فمشدد علیك فی المسئلة فلا
تجد علیّ فی نفسك فقال سل عما
بدا لك فقال انی اسئلك بربك
ورب من قبلك آ الله ارسلك
الی الناس کلهم فقال اللّٰهم نعم
قال انشدك بالله آ الله امرك
ان یصلی الصلوٰت الخمس فی
الیوم واللیلة قال اللهم نعم
ثم قال انشدك بالله آ الله
امرك ان تصوم هٰذا الشهر
من السنة
قال اللّٰهم نعم
قال انشدك بالله آ الله امرك
ان تاخذ هٰذه الصدقة من اغنیاء
فتقسمها علی فقراءنا

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے سامنے
تکیہ لگا کر تشریف فرما تھے۔ ہم نے اس کو کہا
یہ سفید رنگ والا جو تکیہ لگائے بیٹھا ہے یہ
ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس نے کہا اے
عبد المطلب کے بیٹے (حضور انور صلی اللہ علیہ
وسلم کے دادا کا نام لیا) حضور انور صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا۔ میں نے تیرا پکارنا سن لیا۔ تو
اس نے کہا۔ میں آپ سے کچھ پوچھوں گا اور اس
کلام میں سختی ہو گی۔ پس آپ مجھ پر اپنے دل
میں ناراض نہ ہوں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے پوچھ لے۔ اس نے کہا
میں آپ کو آپ کے ربّ اور سب انبیاء علیہم
کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو
اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کے لئے رسول بنا
کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا بخدا میں سب کے
رسول ہوں۔ پھر اس نے کہا۔ میں آپ کو اللہ
تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ دن رات میں پانچ
نمازیں ادا کی جائیں؟ آپ نے فرمایا بخدا یہ درست
ہے۔ پھر اس نے کہا۔ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے سال
بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھنے کا حکم دیا
ہے؟ آپ نے فرمایا بخدا یہ درست ہے۔ پھر
اس نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

فقال النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم
فقال الرجل امنت بما جئت بہ و انا رسول من ورائی من قومی و انا ضمام بن ثعلبہ اخو بنی سعد بن بکر۔ (بخاری باب القرأۃ علی المحدث)

کہ مالداروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے فقیروں پر تقسیم فرمائیں۔؟ آپؐ نے بخدا یہ فرمایا ہے۔ تو اس مرد نے کہا میں اس سب ہدایت پر ایمان لایا جو آپ لے کر آئے ہیں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے میری قوم بنی سعد بن بکر نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔

چنانچہ ضمام خود بھی مشرف بہ اسلام ہوا اور اپنی ساری قوم کو مسلمان بنایا۔ (رضی اللہ عنہم)

حضرت ضمام رضی اللہ عنہ نے اسلام سے پہلے بھی اس امر کو بھانپ لیا تھا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت دو عالم ہیں۔ ہو سکتا ہے بظاہر میرے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ مگر میری تلخ باتوں سے شاید دل میں ناراض ہوں تو ان کے دل کی ناراضگی بھی رحمت کا نہیں غضب کا باعث ہو جاتی ہے۔

اس کے برعکس اگر کسی نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ایک عام بات سمجھ کر ٹال دیا تو وہ اسی وقت عذاب کا شکار ہو گیا۔ جیساکہ:۔

ایک مسلمان بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا جسے دیکھ کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھا۔ اس نے عرض کیا کہ میرا دایاں ہاتھ اوپر نہیں اٹھ سکتا۔ (میں معذور ہوں) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
" اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ کو کبھی اوپر نہ اٹھائے "

چنانچہ وہ اسی وقت شل ہو گیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور اس کے عذاب سے بچائے آمین۔

تنبیہ ۔ اس دور بے لگامی میں اکثر فاسق کہہ دیتے ہیں کہ آج کل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل مشکل ہے۔ اس لئے کہ غالب اکثریت ان مسلمانوں کی ہے جو زبانی طور پر تو بہت کچھ کہہ دیتے ہیں مگر عملی طور پر بہت پیچھے ہیں۔ حالاں کہ یہ کوئی دلیل نہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی بستی میں آگ لگ جائے اور ایک آدمی کا گھر بچ رہا ہو تو کیا وہ بھی اپنے گھر اور سامان کو آگ کی نذر کر دے گا! کہ جب سب جل رہے ہیں تو اسے بھی جلنا چاہئے۔ بلکہ ایسے وقت اور ایسے ماحول میں تو بہت زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔

من تمسک بسنتی عند فساد

جس نے میری امت کی بربادی کے وقت

امتی فلہٗ اجر مأۃ شہید ۔ میری ایک سنت پر بھی عمل کیا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(مشکوٰۃ)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل کا مندرجہ ذیل واقعہ نقل فرمایا ہے۔

"وہ ایک دن چند احباب کے ہمراہ ایک تالاب پر غسل کرنے کے لئے گئے۔ باقی احباب نے کپڑے اتارے اور پانی میں غسل کے لئے داخل ہو گئے۔ مگر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے تہبند باندھا اور پھر غسل کے لئے تالاب میں اترے۔

اسی رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا ان کو اس امر کی بشارت دے رہا ہے کہ سنت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے سارے گناہ معاف کر دئے ہیں۔ اور آپ کو اپنے زمانہ کا پیشوا اور مقتدار بنا دیا۔ امام صاحب نے اس کہنے پر پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو انہوں نے کہا میں جبریل ہوں۔"

(الشفار جلد ۲ صـ۱۲)

بقیہ صـ۳۲

خاص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

۲۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سیکرٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اگرچہ آپ کی دعوت مباہلہ کے مخاطبین میں ہمارا شمار بھی ہوتا ہے مگر اسے قبول کرنے میں علیحدہ حیثیت اختیار کرنے کی بجائے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری پر مکمل اعتماد کے اظہار کے ساتھ آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ ان دونوں ذمہ دار مذہبی راہ نماؤں یا ان میں سے کسی ایک کی جوابی دعوت کو آپ قبول کرنے کا اعلان کریں۔ آپ ان میں سے جس بزرگ کے ساتھ مباہلہ کے لئے آمادگی کا اظہار کریں گے ہمیں ان کی رفاقت کے لئے موجود پائیں گے۔

آگے بڑھیے اور مباہلہ کے میدان میں آئیے تاکہ دنیا کے لوگ ایک بار پھر حق کی فتح اور باطل کی عبرتناک شکست کا نظارہ کر سکیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔